ختم نبوت

کورس

موضوع

عقیدہ ختم نبوت

سبق نمبر 20

عنوان

تعارف وحالات مرزا قادیانی

انوارِ ختم نبوت ٹرسٹ پاکستان

زیرِ نگرانی

انٹرنیشنل ختم نبوۃ موومنٹ پاکستان

سبق نمبر 20 کا خلاصہ:

پہلے ہم دو اہم موضوعات (1) ختم نبوت و اجرائے نبوت (2) رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام پر سیر حاصل تحریر ملاحظہ کی۔

اس سبق میں ہم اپنے تیسرے موضوع (کردارِ مرزا قادیانی) کو پڑھیں گے۔

(1) مرزا غلام احمد قادیانی (جو مدعی نبوت تھا اس کے تاریخ و مقام اور انداز پیدائش و وفات)۔

(2) مرزا قادیانی کے حالات زندگی۔

(3) اس کے خاندانی احوال اور اولاد کا تعارف۔

(4) اس کے مختلف اقسام کے دعاوی۔

(5) اس کی موت کے بعد اس کی جماعتی جانشینی اور اس کے لیے ہونے والے جھگڑے۔

(6) قادیانی جماعت کی مختلف دھڑوں میں تقسیم۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا مختصر تعارف

خاندانی پسِ منظر:

میں ایک ایسے خاندان سے ہوں کہ جو اس گورنمنٹ (برطانیہ) کا پکا خیر خواہ ہے۔ میرا والد مرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور جن کا عرذ کر مسٹر گریفن صاحب کی تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے اور 1857ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کو مدد دی تھی۔ لیکن پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر کے وقت سرکار انگریزی کی امداد میں دیئے تھے ان خدمات کی وجہ سے جو چٹھیات خوشنودی حکام ان کو ملی تھیں مجھے افسوس ہے کہ بہت سی ان میں سے کم ہو گئیں مگر تین چٹھیات جو مدت سے چھپ چکی ہیں ان کی نقلیں حاشیہ میں درج کی گئی ہیں۔ پھر میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی مرزا غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا اور جب تموّں کے گذر پر مفسدوں کا سرکار انگریزی کی فوج سے مقابلہ ہوا تو وہ سرکار انگریزی کی طرف

سے لڑائی میں شریک تھا۔ پھر میں اپنے والد اور بھائی کی وفات کے بعد ایک گوشہ نشین آدمی تھا۔ تاہم سترہ برس سے سرکار انگریزی کی امداد اور تائید میں اپنی قلم سے کام لیتا ہوں۔

(کتاب البریہ: صفحہ 4 تا 6۔ روحانی خزائن: جلد 13، صفحہ 4 تا 6)

نام ونسب:

اب میرے سوانح اس طرح پر ہیں کہ میرا نام غلام احمد میرے والد کا نام غلام مرتضی اور دادا صاحب کا نام عطا محمد اور میرے پردادا صاحب کا نام گل محمد تھا اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ہماری قوم مغل برلاس ہے اور میرے بزرگوں کے پرانے کاغذات سے جو اَب تک محفوظ ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک میں سمرقند سے آئے تھے۔

(کتاب البریہ: صفحہ 144، 145۔ برحاشیہ روحانی خزائن: جلد 13، صفحہ 162، 163 مثلہ سیرۃ المہدی: حصہ اول، جلد 1، صفحہ 116، روایت نمبر 129، طبع قدیم، طبع جدید 2008ء صفحہ 105)

تاریخ ومقام پیدائش:

مرزا غلام احمد قادیانی بھارت کے مشرقی پنجاب ضلع گورداسپور تحصیل بٹالہ قصبہ قادیان میں پیدا ہوا۔ اپنی تاریخ پیدائش کے بارے میں اس نے یہ وضاحت کی ہے: ''اب میرے ذاتی سوانح یہ ہیں کہ میری پیدائش 1839ء یا 1840ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے اور میں 1857ء میں سولہ برس کا یا سترھویں برس میں تھا۔

(کتاب البریہ: صفحہ 159۔ حاشیہ روحانی خزائن: جلد 13، صفحہ 177)

کیفیت پیدائش:

میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں ان کے لیے خاتم الاولاد تھا۔

(تریاق القلوب: صفحہ 351۔ روحانی خزائن: جلد 15، صفحہ 479)

ابتدائی تعلیم:

مرزا قادیانی نے قادیان ہی میں رہ کر متعدد اساتذہ سے تعلیم حاصل کی جس کی تفصیل

خود اس کی زبانی حسب ذیل ہے:

بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا۔ جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا۔ اور جب میری عمر تقریباً دس برس کے ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کیلئے مقرر کئے گئے جن کا نام فضل احمد تھا میں خیال کرتا ہوں کہ چونکہ میری تعلیم خدا تعالیٰ کے فضل کی ایک ابتدائی تخم ریزی تھی اس لئے ان استادوں کے نام کا پہلا لفظ بھی ''فضل'' ہی تھا۔ مولوی صاحب موصوف جو ایک دیندار اور بزرگوار آدمی تھے وہ بہت توجہ اور محنت سے پڑھاتے رہے اور میں نے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحو ان سے پڑھے اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ان کا نام گل علی شاہ تھا ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کیلئے مقرر کیا تھا اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا حاصل کیا اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں اور وہ فن طبابت میں بڑے حاذق طبیب تھے۔

(کتاب البریہ برحاشیہ 161 تا 163۔ روحانی خزائن: جلد 13، صفحہ 179 تا 181)

انبیائے کرام کا کوئی دنیاوی استاد نہیں ہوتا وہ بذریعہ وحی اللہ تعالیٰ سے علوم حاصل کرتے ہیں۔ جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی خود لکھتا ہے کہ

''تمام نفوس قدسیہ انبیاء کو بغیر کسی استاد اور اتالیق کے آپ ہی تعلیم اور تادیب فرما کر اپنے فیوض قدیمہ کا نشان ظاہر فرمایا۔''

(دیباچہ براہین احمدیہ: حصہ اول، صفحہ 7۔ روحانی خزائن: جلد 1، صفحہ 16)

ملازمت:

مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا لکھتا ہے:

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین بھی چلا

گیا جب آپ نے پنشن وصول کر لی تو وہ آپ کو پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھراتا رہا، پھر جب اس نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود اس شرم سے واپس گھر نہیں آئے اور چونکہ تمہارے دادا کا منشاء رہتا تھا کہ آپ کہیں ملازم ہو جائیں اس لئے آپ سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے۔

(سیرت المہدی: حصہ اول، صفحہ 43، روایت نمبر 49، طبع قدیم، طبع جدید 2008ء صفحہ 39،38)

واضح رہے کہ پنشن کی یہ رقم سات صد روپیہ تھی۔

(سیرت المہدی: حصہ اول، صفحہ 131، روایت نمبر 132، طبع جدید 2008ء صفحہ 118)

واضح رہے کہ مرزا قادیانی نے سیالکوٹ میں 1864ء سے 1868ء تک ملازمت کی۔ (سیرت المہدی: حصہ دوم، صفحہ 150، روایت نمبر 467، طبع قدیم، طبع جدید 2008ء صفحہ 443، روایت نمبر 470)

یہ بھی واضح رہے کہ مرزا نظام الدین اور امام الدین صاحبان کا چلن ٹھیک نہ تھا۔ نماز روزہ کی طرف راغب نہ تھے۔ تمام خاندان میں صرف مرزا غلام احمد صاحب کو مسجد میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(سیرت المہدی: حصہ سوم، صفحہ 184، روایت نمبر 759، طبع قدیم، طبع جدید 2008ء صفحہ 695)

وکالت کے امتحان میں ناکامی:

چونکہ مرزا صاحب ملازمت کو پسند نہیں فرماتے تھے اس واسطے آپ نے مختاری کے امتحان کی طیاری شروع کر دی اور قانونی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا پر امتحان میں کامیاب نہ ہوئے۔ (سیرت المہدی: جلد اول، صفحہ 156، روایت 150، طبع جدید 2008ء صفحہ 142)

منکوحات مرزا:

مرزا غلام احمد قادیانی کی تین بیویاں تھیں، پہلی بیوی جس کو پھجے کی ماں کہا جاتا ہے اس کا نام حرمت بی بی تھا اس سے 1852 یا 1853ء میں شادی ہوئی، دوسری بیوی جس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے اس سے نکاح 1884ء میں ہوا۔ اس کی ایک اور بیوی بھی تھی جس کے

ساتھ بقول اس کے اس کا نکاح آسمانوں پر ہوا تھا، جس کا نام محمدی بیگم تھا مگر اس کے ساتھ اس کی شادی ساری زندگی نہ ہوسکی۔ اس کا مفصل تذکرہ آئندہ پیش گوئی نمبر 6 کے ذیل میں آئے گا۔ واضح رہے نصرت جہاں بیگم کے متعلق مرزا قادیانی نے خود اعتراف کیا ہے کہ لوگ میری بیوی پر الزام لگاتے ہیں کہ اس کی میرے بعض مریدوں سے آشنائی ہے۔

(دیکھو کشف الغطاء: صفحہ 21۔ روحانی خزائن: جلد 14، ص 197 اور 203)

کیا وجہ ہے کہ حکیم نورالدین اور مولوی عبد الکریم سیالکوٹی باقی قادیانی جماعت کے بر عکس نصرت جہاں بیگم کو ام المومنین کی بجائے بیوی صاحب کہتے تھے؟ ملاحظہ فرمائیں:

(سیرت المہدی: جلد 1، حصہ اول، صفحہ 63، روایت نمبر 77، طبع جدید 2008ء صفحہ 56)

پھجے دی ماں:

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو اوائل سے ہی مرزا فضل احمد کی والدہ سے جن کو لوگ عام طور پر پھجے دی ماں کہا کرتے تھے، بے تعلقی سی تھی۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت صاحب کے رشتہ داروں کو دین سے سخت بے رغبتی تھی۔ اور ان کا ان کی طرف میلان تھا اور وہ اسی رنگ میں رنگیں تھیں اس لیے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے ان سے مباشرت ترک کر دی تھی۔

(سیرت المہدی: جلد اول، صفحہ 33، روایت نمبر 41، طبع قدیم، طبع جدید 2008ء صفحہ 30)

قادیانی ذہنیت کی پستی ملاحظہ فرمائیں کہ مرزا بشیر احمد ایم اے جو مرزا قادیانی کی دوسری بیوی نصرت جہاں بیگم کی اولاد میں سے ہے جب اپنی والدہ کا ذکر کرتا ہے تو اسے ام المومنین کے لقب سے یاد کرتا ہے اور جب مرزا قادیانی کی پہلی بیوی کا ذکر کرتا ہے تو اسے پھجے کی ماں کہتا ہے۔ پھجےسے مراد مرزا فضل احمد ہے جس نے مرزا قادیانی کو ہی تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ مرزا قادیانی نے محمدی بیگم کی وجہ سے حرمت بی بی کو طلاق دے دی تھی۔

(سیرۃ المہدی: جلد اول، صفحہ 34، روایت نمبر 41، طبع قدیم، طبع جدید 2008ء صفحہ 30)

اولاد:　پہلی بیوی سے اولاد:

1۔ مرزا سلطان احمد　　2۔ مرزا فضل احمد

یہ دونوں مرزا پر ایمان نہ لائے تھے۔ مرزا فضل احمد، مرزا قادیانی (اپنے باپ) کی

زندگی میں مر گیا لیکن مرزا نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔

(روزنامہ الفضل، قادیان۔7جولائی1943ء، صفحہ3)

مرزا سلطان احمد کے مرزا قادیانی کو نبی نہ ماننے کا حوالہ۔

(سیرت المہدی: حصہ سوم، صفحہ 236، 237،

روایت نمبر 834، 835، طبع جدید 2008، صفحہ 751، 750)

مرزا سلطان احمد کو مرزا قادیانی نے عاق کر دیا تھا۔

دوسری بیوی سے اولاد:

مرزا کی دوسری بیوی سے درج ذیل اولاد ہوئی:

مرزا بشیر احمد اول 1887ء۔ 1888ء

مرزا بشیر الدین محمود احمد 1889ء۔1965ء

مرزا شوکت احمد 1891ء۔1892ء

مرزا بشیر احمد ایم اے 1893ء۔1963ء

مرزا شرف احمد 1895ء۔1961ء

مرزا مبارک احمد 1899ء۔1908ء

لڑکیاں:

عصمت 1886ء۔1891ء	مبارکہ بیگم 1897ء۔1977ء
امۃ النصیر 1903ء۔1903ء	امۃ الحفیظ بیگم 1904ء۔1987ء

ان میں سے فضل احمد (جو پہلی بیوی سے تھا)، بشیر اول، شوکت احمد، مبارک احمد، عصمت اور امۃ النصیر کا مرزا کی زندگی میں ہی انتقال ہو گیا تھا جبکہ باقی اولاد (سلطان احمد کی بیوی سے)، بشیر الدین محمود احمد بشیر احمد، شریف احمد، مبارکہ بیگم، امۃ الحفیظ بیگم، مرزا قادیانی کی موت کے بعد بھی زندہ رہی۔

(دیکھئے نسب نامہ مرزا، سیرت المہدی: حصہ اول، صفحہ 116، روایت 129، طبع جدید 2008ء صفحہ 104، روایت نمبر 128، حصہ دوم، صفحہ 150، روایت نمبر 467، طبع جدید روایت نمبر 470، صفحہ نمبر 442)

مرزا قادیانی نے اپنی لڑکی مبارکہ بیگم کا نکاح نواب محمد علی خان سے کیا اور اس کا حق مہر چھپن ہزار روپے 56000 مقرر کیا تھا۔

(سیرت المہدی: حصہ دوم، صفحہ 53، روایت نمبر 2367، طبع جدید صفحہ 338، روایت نمبر 369)

اور اپنی لڑکی امۃ الحفیظ کا نکاح نواب عبداللہ خان سے کیا اور اس کا حق مہر پندرہ ہزار روپے 15000/- مقرر کیا۔ (سیرت المہدی: حصہ دوم، صفحہ 338، روایت 369، طبع جدید 2008ء، طبع قدیم صفحہ 53، روایت نمبر 367)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مرزا کے ہاں دونوں بیویوں سے آٹھ لڑکے اور چار لڑکیاں پیدا ہوئی تھیں۔ چار لڑکے اور دو لڑکیاں مرزا کی زندگی میں انتقال کر گئیں جبکہ چار لڑکے اور دو لڑکیاں زندہ رہیں۔

مرزا کے دعوے

ویسے تو مرزا نے بہت سے دعوے کیے۔ خدا سے لیکر جائے نفرت ہونے تک مگر مرزا نے درجہ بدرجہ دعوے کیے تھے، جن کی وضاحت حسب ذیل ہے:

1۔ 1881ء حجر اسود ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ مجھے الہام ہوا ہے:

شخصے پائے من بوسید و من گفتم کہ سنگ اسود منم

ایک شخص نے میرے پاؤں کو چوما اور میں نے اسے کہا کہ حجر اسود میں ہوں۔

(تذکرہ: صفحہ 29 ایڈیشن چہارم 2008ء)

2۔ 1882ء مجدد ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

''جب تیرھویں صدی کا اخیر ہوا اور چودھویں صدی کا ظہور ہونے لگا تو خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعے سے مجھے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے۔''

(کتاب البریہ: صفحہ 168۔ مندرجہ روحانی خزائن: جلد 13، صفحہ 201)

3۔ 1882ء مامور ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’میں مامور من اللہ اور اول المؤمنین ہوں۔‘‘

(کتاب البریہ: صفحہ 169۔ مندرجہ روحانی خزائن: جلد 13، صفحہ 202)

1884ء مامور من اللہ ہونے کا اشارتاً دعویٰ:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’خداوند کریم نے جو اسباب اور وسائل اشاعت دین کے اور دلائل اور براہین اتمام حجت کے محض اپنے فضل اور کرم سے اس عاجز کو عطا فرمائے ہیں۔ وہ امم سابقہ میں سے آج تک کسی کو عطا نہیں فرمائے۔ اور جو کچھ اس بارے میں توفیقات غیبیہ اس عاجز کو دی گئی ہیں۔ وہ ان میں سے کسی کو نہیں دی گئیں۔ وذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ سو چونکہ خداوند کریم نے اسباب خاصہ سے اس عاجز کو مخصوص کیا ہے۔‘‘

(براہین احمدیہ: حصہ چہارم صفحہ 502۔ مندرجہ روحانی خزائن: جلد 1، صفحہ 597)

1881ء مامور من اللہ ہونے کا صراحتاً دعویٰ:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’اسلام کے ضعف، غربت اور تنہائی کے وقت میں خدائے تعالیٰ نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام: حصہ دوم صفحہ 767۔ مندرجہ روحانی خزائن: جلد 3، صفحہ 514)

4۔ 1882ء ملہم ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’اس قسم کے الہام بھی یعنی جو سخت اور گراں صورت کے الفاظ خدا کی طرف سے زبان پر جاری ہوتے ہیں۔ (براہین احمدیہ: حصہ سوم صفحہ 225۔ مندرجہ روحانی خزائن: جلد 1، صفحہ 249)

5۔ 1882ء نذیر ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا ا؟نْذِرَ اٰباو ؟ھُمْ۔

ترجمہ: خدانے تجھے قرآن سکھلایا تاکہ توان لوگوں کوڈرائے۔جن کے باپ دادے ڈرائے نہیں گئے۔‘‘ (ضرورۃ الامام:صفحہ 31۔مندرجہ روحانی خزائن: جلد13،صفحہ 502)

(نصرۃ الحق:صفحہ 52۔مندرجہ روحانی خزائن: جلد 21،صفحہ 66)

6)۔ 1883ء سلطان القلم ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ مجھے الہام ہوا ہے:

’’یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ (مرزا قادیانی) سلطان القلم ہوگا۔‘‘

(تذکرہ:صفحہ 58 ایڈیشن چہارم 2008ء)

7۔ 1883ء آدم،مریم اوراحمد ہونے کا دعویٰ:

(1) مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ:

’’یاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ یا مَرْیَم اسْکُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ یا احمد اسْکُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ نفخت فيه من لدنی روح الصدق۔‘‘

اے آدم،اے مریم،اے احمد! تو اور جو شخص تیرا تابع اور رفیق ہے۔ جنت میں یعنی نجات حقیقی کے وسائل میں داخل ہو جاؤ۔ میں نے اپنی طرف سے سچائی کی روح تجھ میں پھونک دی ہے۔‘‘ (براہین احمدیہ: حصہ چہارم صفحہ 497۔مندرجہ روحانی خزائن: جلد 1،صفحہ 590)

(2) مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

منم مسیح زماں ومنم کلیم خدا منم محمد واحمد کہ مجتبیٰ باشد

’’میں مسیح زماں ہوں اور میں کلیم خدا ہوں۔ میں محمد،احمد اور مجتبیٰ ہوں۔‘‘

(تریاق القلوب:صفحہ 3۔مندرجہ روحانی خزائن: جلد15،صفحہ 134)

(3) مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’پس اس (خداتعالیٰ) نے مجھے پیدا کر کے ہر ایک گذشتہ نبی سے مجھے تشبیہ دی کہ میرا نام وہی رکھ دیا۔ چنانچہ آدم،ابراہیم،نوح،موسیٰ،داود،سلیمان،یوسف،یحییٰ،عیسیٰ وغیرہ یہ تمام میرے نام رکھے گئے۔اس صورت میں گویا تمام انبیاء اس امت میں دوبارہ پیدا ہو گئے۔‘‘

(نزول المسیح:صفحہ 4۔مندرجہ روحانی خزائن: جلد18،صفحہ 382)

الہام کی تشریح:

اس الہام کی تشریح خود مرزا قادیانی نے کی ہے۔

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’مریم سے مریم ام عیسی مراد نہیں۔ اور نہ آدم سے آدم ابوالبشر مراد ہے اور نہ احمد سے اس جگہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔ اور ایسا ہی ان الہامات کے تمام مقامات میں کہ جو موسی اور عیسی اور داو؟ د وغیرہ نام بیان کئے گئے ہیں۔ ان ناموں سے بھی وہ انبیاء مراد نہیں بلکہ ہر ایک جگہ یہی عاجز مراد ہے۔‘‘

(مکتوبات احمد: جلد 1، صفحہ 82 پرانا ایڈیشن، مکتوب بنام میر عباس علی)
(مکتوبات احمد: جلد 1، صفحہ 599 جدید ایڈیشن، مکتوب بنام میر عباس علی)

8)۔ 1883ء محدث ہونے کا دعوٰی:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ مجھے الہام ہوا ہے:

’’انت محدث اللہ   تو محدث اللہ ہے۔‘‘

(تذکرہ: صفحہ 82 جدید ایڈیشن 2004ء)

9)۔ 1884ء تمام جہانوں پر فضیلت کا دعوٰی:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

الہام: **’’انی فضلتك علی العالمین قل ارسلت الیکم جمیعا۔‘‘**

ترجمہ: میں نے تجھ کو تمام جہانوں پر فضیلت دی کہ میں تم سب کی طرف بھیجا گیا ہوں۔

(اربعین نمبر 2: صفحہ 7۔ روحانی خزائن: جلد 17، صفحہ 353)

10۔ 1884ء یوسف ہونے کا دعوٰی:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’و کذلك مننا علی یوسف لنصرف عنه السوء و الفحشاء و لتنذر قوما ما انذر اٰباء هم فهم غفلون۔

اور اسی طرح ہم نے یوسف پر احسان کیا تا کہ ہم اس سے بدی اور فحش کو روک

دیں۔اور تا تو ان لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادوں کو کسی نے نہیں ڈرایا۔سو وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

''اس جگہ یوسف کے لفظ سے یہی عاجز (مرزا قادیانی) مراد ہے۔''

(براہین احمدیہ: حصہ چہارم صفحہ 555۔مندرجہ روحانی خزائن: جلد 1، صفحہ 661، 662)

11۔ 1891ء خدا ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

''ورایتنی فی المنام عین الله و تیقنت اننی ھو۔''

(میں نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں)

(تذکرہ: صفحہ 152 ایڈیشن چہارم 2004ء)

12۔ 1891ء مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

''اللہ جل شانہ کی وحی اور الہام سے میں نے مثیل مسیح ہونے کا دعوی کیا ہے۔اور یہ بھی میرے پر ظاہر کیا گیا ہے کہ میرے بارے میں پہلے سے قرآن شریف اور احادیث نبویہ میں خبر دی گئی ہے اور وعدہ دیا گیا ہے۔''

(تذکرہ: صفحہ 138 طبع چہارم 2004ء) (فتح اسلام: صفحہ 15، 16۔ مندرجہ روحانی خزائن: جلد 3، صفحہ 10، 11)

13۔ 1891ء مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

الہام: جعلناک المسیح بن مریم (ہم نے تجھ کو مسیح ابن مریم بنایا)

ترجمہ: ان کو کہہ دے کہ میں عیسی کے قدم پر آیا ہوں۔

(ازالہ اوہام: حصہ دوم صفحہ 634۔مندرجہ روحانی خزائن: جلد 3، صفحہ 442) (تذکرہ: صفحہ 150 طبع چہارم)

14۔ 1892ء صاحبِ ''کن فیکون'' ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

الھام:"انما ا?مره اذا ا?ردت شیئا ا?ن تقول له کن فیکون۔"

ترجمہ: یعنی تیری یہ بات کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اسے کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ (تذکرہ:صفحہ 164 طبع چہارم)(براہین احمدیہ: حصہ پنجم صفحہ 95۔مندرجہ روحانی خزائن: جلد 21،صفحہ 124)

15۔ 1894ء مسیح موعود اور مہدی ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

"بشرنی وقال ا?ن المسیح الموعود الذی یرقبونه والمهدی المسعود الذی ینتظرونه هو انت۔"

"خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود جس کا انتظار کرتے ہیں وہ تو ہے۔"

(تذکرہ:صفحہ 209 طبع چہارم)(اتمام الحجۃ:صفحہ 3۔مندرجہ روحانی خزائن: جلد 8،صفحہ 275)

16۔ 1898ء امام زماں ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

"سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے وہ امام زماں میں ہوں۔" (ضرورۃ الامام:صفحہ 24۔مندرجہ روحانی خزائن: جلد 13،صفحہ 495)

17۔ 1900ء خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ الہام ہوا:

"انت منی بمنزلة اولادی

تو میری اولاد کی طرح ہے۔" (تذکرہ:صفحہ 325 ایڈیشن چہارم 2004ء)

18۔ 1900ء زندگی اور موت کے مالک ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

"مجھے فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے۔"

(خطبہ الہامیہ:صفحہ 23۔مندرجہ روحانی خزائن: جلد 16،صفحہ 55،56)

19۔ 1900ء مدینۃ العلم ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ مجھے الہام ہوا:

انت مدينة العلم   تو علم کا شہر ہے۔

(تذکرہ: صفحہ 320 ایڈیشن چہارم 2004ء)

20۔ 1900ء بیت اللہ ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’خدا نے اپنے الہام میں میرا نام ’’بیت اللہ‘‘ بھی رکھا ہے۔‘‘

(اربعین نمبر 4: صفحہ 15، مندرجہ روحانی خزائن: جلد 17، صفحہ 445)

21۔ 1900ء میکائیل ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’بعض نبیوں کی کتابوں میں میری نسبت بطور استعارہ فرشتہ کا لفظ آ گیا ہے۔ اور دانی ایل نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے۔‘‘

(اربعین نمبر 3: صفحہ 25۔ مندرجہ روحانی خزائن: جلد 17، صفحہ 413)

22۔ 1900ء خاتم الاولیاء ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’اور میں خاتم الاولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہیں۔‘‘

(خطبہ الہامیہ: صفحہ 35، مندرجہ روحانی خزائن: جلد 16، صفحہ 70)

23۔ 1901ء شرعی نبی ہونے سے انکار:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’میں مستقل طور پر شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ ہی مستقل طور پر نبی ہوں۔‘‘

24۔ 1901ء خاتم الانبیاء ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’(میں) بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔‘‘

(ایک غلطی کا ازالہ: صفحہ 5۔ مندرجہ مندرجہ روحانی خزائن: جلد 18، صفحہ 212)

25۔ 1902ء حاملہ ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’میرا نام مریم رکھا پھر دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی۔اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔اور پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی۔اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا۔آخر کئی ماہ کے (حمل کے) بعد جو 10 مہینے سے زیادہ نہیں مجھے مریم سے عیسی بنایا گیا۔پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔‘‘

(کشتی نوح: صفحہ 47۔مندرجہ روحانی خزائن: جلد 19،صفحہ 50)

26۔ 1902ء معجون مرکب ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’میں اپنے خاندان کی نسبت کئی دفعہ لکھ چکا ہوں کہ وہ ایک شاہی خاندان ہے۔اور بنی فارس اور بنی فاطمہ کے خون سے معجون مرکب ہے۔‘‘

(تریاق القلوب: صفحہ 70۔مندرجہ روحانی خزائن: جلد 15،صفحہ 287)

27۔ 1902ء عیسیٰ علیہ السلام سے بہتر ہونے کا دعویٰ:

(1) مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء: صفحہ 20۔مندرجہ روحانی خزائن: جلد 18،صفحہ 240)

(2) مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

’’خدا، رسول تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح موعود کو (یعنی مرزا قادیانی کو) مسیح ابن مریم (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) سے افضل قرار دیا ہے۔یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ تم (یعنی مرزا قادیانی) مسیح ابن مریم (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) سے اپنے آپ کو افضل قرار دیتے ہو۔‘‘

(حقیقۃ الوحی: صفحہ 155۔مندرجہ روحانی خزائن: جلد 22،صفحہ 159)

28۔ 1902ء محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہونے کا دعویٰ:

(1) مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’خدا کے نزدیک اس کا ظہور (یعنی مرزا قادیانی کا۔ناقل) مصطفیٰ ﷺ کا ظہور مانا گیا ہے۔‘‘

(خطبہ الہامیہ: صفحہ 200۔مندرجہ روحانی خزائن: جلد 16، صفحہ 297)

(2) مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’جو شخص مجھ میں اور نبی مصطفیٰ ﷺ میں فرق کرتا ہے اس نے مجھے جانا نہیں اور پہچانا نہیں۔‘‘

(خطبہ الہامیہ: صفحہ 171۔مندرجہ روحانی خزائن: جلد 16، صفحہ 259)

(3) مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس نبی کریم کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا۔ یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا۔ پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا۔ درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا۔‘‘

(خطبہ الہامیہ: صفحہ 171۔مندرجہ روحانی خزائن: جلد 16، صفحہ 258،259)

29۔ 1902ء محمد رسول اللہ ﷺ سے افضل ہونے کا دعویٰ:

(1) مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’اس نبی (یعنی محمد ﷺ) کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا۔ اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا۔ اب کیا تو انکار کرے گا۔‘‘

(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح: صفحہ 71۔مندرجہ روحانی خزائن: جلد 19، صفحہ 183)

(2) مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’میرے معجزات کی تعداد 10 لاکھ ہے۔‘‘

(تذکرۃ الشہادتین: صفحہ 41۔مندرجہ روحانی خزائن: جلد 20، صفحہ 43)

’’جبکہ آنحضرت ﷺ کے معجزات مرزا قادیانی نے 3 ہزار لکھے ہیں۔‘‘

(تحفہ گولڑویہ: صفحہ 40۔مندرجہ روحانی خزائن: جلد 17، صفحہ 153)

(3) مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’آنحضرت ﷺ کے وقت میں دین کی حالت پہلی رات کے چاند کی طرح تھی مگر (مرزا صاحب کے وقت میں) 14 ویں رات کے بدر کامل جیسی ہو گئی۔‘‘

(خطبہ الہامیہ: صفحہ 181،182۔مندرجہ روحانی خزائن: جلد 16، صفحہ 272)

(4) مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’غلبہ کاملہ (دین اسلام) کا آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا یہ غلبہ مسیح موعود (مرزا صاحب) کے دور میں ظہور میں آئے گا۔‘‘

(چشمہ معرفت: صفحہ 83۔ مندرجہ روحانی خزائن: جلد 23، صفحہ 91)

30۔ 1904ء عرش خدا ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ مجھے الہام ہوا ہے:

’’انت بمنی بمنزلة عرشی۔‘‘

’’پس چونکہ ان ایام میں خدا کی صفات اپنی پوری تجلی سے کام کر رہی ہیں۔ اس مناسبت کے لحاظ سے عرش کہا گیا۔‘‘ (تذکرہ: صفحہ 427 جدید ایڈیشن 2004ء)

31۔ 1904ء کرشن ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں۔ جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے بڑا اوتار تھا۔‘‘ (لیکچر سیالکوٹ: صفحہ 33۔ مندرجہ روحانی خزائن: جلد 20، صفحہ 228)

(تتمہ حقیقۃ الوحی: صفحہ 85۔ مندرجہ روحانی خزائن: جلد 22، صفحہ 521، 522) (تذکرہ: صفحہ 311 طبع چہارم 2004ء)

32۔ 1900ء تا 1908ء ظلی نبی ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’جبکہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں۔ اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔ تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔‘‘

(ایک غلطی کا ازالہ: صفحہ 5۔ مندرجہ روحانی خزائن: جلد 18، صفحہ 212)

33۔ 1900ء تا 1908ء نبوت اور رسالت کا دعویٰ:

(1) مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔‘‘

(دافع البلاء: صفحہ 11۔ مندرجہ روحانی خزائن: جلد 18، صفحہ 231)

(2) مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔ یعنی بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ: صفحہ 4۔ مندرجہ روحانی خزائن: جلد 18، صفحہ 211)

(3) مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔‘‘ (اربعین نمبر 3: صفحہ 36۔ مندرجہ روحانی خزائن: جلد 17، صفحہ 426)

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ: صفحہ 24۔ مندرجہ روحانی خزائن: جلد 17، صفحہ 73)

(4) مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ تاتم سمجھو کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔‘‘

(دافع البلاء: صفحہ 5۔ مندرجہ روحانی خزائن: جلد 18، صفحہ 225، 226)

(5) مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے۔ جو کچھ کہتا ہے۔ اس پر ایمان لاو؟۔ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔‘‘

(رسالہ دعوت قوم: صفحہ 62۔ مندرجہ روحانی خزائن: جلد 11، صفحہ 62)

34۔ 1900ء تا 1908ء مستقل صاحب شریعت نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ:

(1) مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’جس نے اپنی وحی کے ذریعے سے چند امر اور نہی بیان کیے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم

ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام: قل للمو ?منین یغضوا من ا?بصارھم و یحفظوا فروجھم ذٰلك از کیٰ لھم۔

یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔''

(اربعین نمبر 4: صفحہ 6۔ مندرجہ روحانی خزائن: جلد 17، صفحہ 435، 436)

(2) مرزا قادیانی لکھا ہے:

''انا ا?رسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ا?رسلنا الی فرعون رسولا۔''

ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے اسی رسول کی مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔ (حقیقۃ الوحی: صفحہ 101۔ مندرجہ روحانی خزائن: جلد 22، صفحہ 105)

35۔ 1900ء تا 1908ء آخری نبی ہونے کا دعویٰ:

(1) مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

''مسیح موعود کے کئی نام ہیں منجملہ ان میں سے ایک نام خاتم الخلفاء ہے یعنی ایسا خلیفہ جو سب سے آخر میں آنے والا ہے۔''

(چشمہ معرفت: صفحہ 318۔ مندرجہ روحانی خزائن: جلد 23، صفحہ 333)

(2) مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

''پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیشگوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ بناء کو کمال تک پہنچادے۔ پس میں وہی اینٹ ہوں۔''

(خطبہ الہامیہ: صفحہ 112۔ مندرجہ روحانی خزائن: جلد 16، صفحہ 178)

(3) مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

''وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا وہ میں ہوں۔ اس لیے بروزی نبوت مجھے عطا کی گئی۔ اور اس نبوت کے مقابل پر تمام دنیا اب بیدست و پا ہے۔ کیونکہ نبوت پر مہر ہے۔ ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانے کے لیے مقدر تھا سو وہ ظاہر ہوگیا۔ اب بجز اس

کھڑکی کے کوئی اور کھڑکی نبوت کے چشمہ سے پانی لینے کے لیے باقی نہیں رہی۔‘‘

(ایک غلطی کا ازالہ:صفحہ 6۔مندرجہ روحانی خزائن: جلد 18،صفحہ 215)

(4) مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء، قطب، ابدال وغیرہ اس امت میں سے گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لیے صرف میں ہی محسوس کیا گیا ہوں۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔‘‘

(حقیقۃ الوحی: صفحہ 391۔مندرجہ روحانی خزائن: جلد 22،صفحہ 406)

(5) مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’ہلاک ہوگئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہیں کیا۔ مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی راہوں میں سب سے آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔ کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔‘‘

(کشتی نوح: صفحہ 56۔مندرجہ روحانی خزائن: جلد 19،صفحہ 61)

36۔ نبیوں سے افضل ہونے کا دعویٰ:

(1) مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’خدا تعالیٰ نے اور اس کے پاک رسول نے مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے اور تمام نبیوں نے اس کی (یعنی مرزا صاحب کی) تعریف کی ہے۔‘‘

(نزول المسیح: صفحہ 48۔مندرجہ روحانی خزائن: جلد 18،صفحہ 426)

(2) مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’اے عزیزو! اس شخص (یعنی مرزا قادیانی۔ ناقل) مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا ہے جس کے دیکھنے کی پیغمبروں نے خواہش کی ہے۔‘‘

(اربعین نمبر 4: صفحہ 13۔مندرجہ روحانی خزائن: جلد 17،صفحہ 442)

(3) مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’میں وہی ہوں جس کا سارے نبیوں کی زبان پر وعدہ ہوا تھا۔‘‘

(فتاویٰ احمدیہ: جلد 1،صفحہ 51 مطبوعہ قادیان)

(4) مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’صدہا نبیوں کی نسبت ہمارے معجزے اور پیشگوئیاں سبقت لے گئی ہیں۔‘‘

(ریویو: جلداول، صفحہ 393)

(5) مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’خدا نے اس بات کو ثابت کرنے کے لیے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ 1 ہزار نبیوں پر تقسیم کیے جائیں تو ان کی ان سے نبوت ثابت ہوجائے۔‘‘ (چشمہ معرفت صفحہ 317۔مندرجہ روحانی خزائن: جلد23،صفحہ 332)

37۔ 1906ء امین الملک جے سنگھ بہادر ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے مجھے الہام ہوا ہے:

امین الملک جے سنگھ بہادر (تذکرہ:صفحہ،جدیدایڈیشن 2004ء)

38۔ 1907ء تمام نبیوں کا مظہر ہونے دعویٰ:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کیے ہیں۔ میں آدم ہوں۔ میں شیث ہوں۔ میں نوح ہوں۔ میں ابراہیم ہوں۔ میں اسحاق ہوں۔ میں اسماعیل ہوں۔ میں یعقوب ہوں۔ میں یوسف ہوں۔ میں موسیٰ ہوں۔ میں داو؟د ہوں۔ میں عیسیٰ ہوں۔اور آنخضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر اتم ہوں۔ یعنی ظلی طور پر محمد ﷺ اور احمد ﷺ ہوں۔‘‘ (حقیقۃ الوحی:صفحہ 73۔مندرجہ روحانی خزائن: جلد22،صفحہ 76)

39۔ مرزا قادیانی کو ماننے والوں کے صحابی ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

’’خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس نبی کریم کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا۔ یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہوگیا۔ پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا۔ درحقیقت میرے سردار خیرالمرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا۔‘‘

(خطبہ الہامیہ:صفحہ 171۔مندرجہ روحانی خزائن: جلد16،صفحہ 258،259)

40۔ 1907ء بشر کی جائے نفرت یعنی شرمگاہ ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

کرم خاکی ہوں پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 97۔مندرجہ روحانی خزائن: جلد 21،صفحہ 127)

41۔ مرزا قادیانی کا اپنے اندر اللہ کی روح کے بولنے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

''جان لو کہ اللہ کا فضل میرے ساتھ ہے اور اللہ کی روح میرے نفس میں بولتی ہے۔''

(مکتوب احمد: صفحہ 176۔مندرجہ روحانی خزائن: جلد 11،صفحہ 176)

42۔ 1908ء ذوالقرنین ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

''سو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف کی آئندہ پیشگوئی کے مطابق وہ ذوالقرنین میں ہوں۔جس نے ہر ایک قوم کی صدی کو پایا۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ: حصہ پنجم صفحہ 146۔روحانی خزائن: جلد 21،صفحہ 314)

43۔ سور مار ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی کے مرید مفتی صادق نے لکھا ہے:

''ایک دفعہ قادیان میں آوارہ کتے بہت ہو گئے ان کی وجہ سے شور و غل رہتا تھا۔ پیر سراج الحق صاحب نے بہت سے کتوں کو زہر دے کر مار ڈالا۔اس پر بعض لڑکوں نے پیر صاحب کو چڑانے کے واسطے ان کا نام ''پیر کتے مار'' رکھ دیا۔ پیر صاحب حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی خدمت میں شاکی ہوئے۔ کہ لوگ مجھے کتے مار کہتے ہیں۔حضرت صاحب (مرزا قادیانی۔ناقل) نے تبسم کے ساتھ فرمایا کہ اس میں کیا حرج ہے۔دیکھئے حدیث شریف میں مجھے سور مار لکھا ہے۔کیونکہ مسیح کی تعریف میں آیا ہے کہ ویقتل الخنزیر۔پیر صاحب اس پر بہت خوش ہو کر چلے آئے۔''

(ذکر حبیب: صفحہ 162،163)

مرزا کے جانشین:

مرزا غلام احمد قادیانی کی وفات 26 مئی 1908ء بروز منگل لاہور میں ہوئی۔اس کا پہلا خلیفہ حکیم نورالدین بنا جو بھیرہ کا تھا یہ بڑا اجل طبیب تھا اور عالم تھا کہ کشمیر کے راجہ کے پاس رہتا تھا، راجہ کشمیر نے اسے انگریز کی جاسوسی کے الزام میں نکال دیا تھا،اس کا چونکہ مرزا قادیانی سے پہلے سے رابطہ اور تعلق تھا اس لیے دونوں اکٹھے ہو گئے پھر دونوں نے مل کر اس دھندے کو چلایا یہ اس کا دست راست تھا اور علم میں اس سے بہت اونچا تھا حکیم نورالدین کی خلاف 1914ء تک رہی اس کے بعد خلافت کے دو امیدوار تھے۔

1) مولوی محمد علی لاہوری　　2) مرزا بشیر الدین محمود احمد

مولوی محمد علی لاہوری، مرزا کا بڑا قریبی مرید تھا اور بہت پڑھا لکھا آدمی تھا قابلیت کے لحاظ سے واقعی وہ خلافت کا حقدار تھا مگر مقابلہ میں چونکہ خود مرزا کا بیٹا تھا، اس لیے اس کو کامیابی نہ ہوئی اور چونکہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کے حق میں اس کی والدہ کا ووٹ بھی تھا جس کو مرزائی ام المومنین کہتے ہیں۔اس لیے مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ بن گیا۔ بوقت خلافت مرزا بشیر الدین محمود احمد کی عمر 24 سال تھی اس کی شہزادوں کی سی زندگی تھی اور خوب عیاش تھا۔ 1965ء تک یہ خلیفہ رہا اس نے اپنے والد کی سیرت پر کتاب بھی لکھی جس کا نام سیرت مسیح موعود ہے۔اس کے علاوہ بھی اس نے متعدد کتب لکھیں۔

مولوی محمد علی لاہوری نے 1914ء میں باقاعدہ علیحدہ دکان بنانا چاہی چنانچہ اس نے بعد میں لاہور میں آکر ایک تنظیم بنائی جس کا نام انجمن اشاعت الاسلام احمدیہ رکھا اور خود اس جماعت کا پہلا امیر بنا۔ چونکہ مرکز ان کے پاس نہ تھا اس لیے اس کا کام زیادہ نہ چلا لیکن بڑا سمجھدار تھا اپنی تنظیم کو خوب مضبوط کیا اور غیر ممالک میں پھیلایا اور غیر ممالک میں اس کی جماعت کو بڑی کامیابی ہوئی۔ یہ مرزا کو نبی نہیں مانتے بلکہ محض مصلح یا مجدد مانتے ہیں اور نبوت کو ختم مانتے ہیں۔مولوی محمد علی لاہوری کچھ عرصہ تک قادیان میں ہی رہا۔ پھر اس نے لاہور میں ڈیرا لگایا اور علیحدہ جماعت انجمن اشاعت الاسلام احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ اس کو اور اس کے ساتھیوں کو غیر

مبایعین کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ یہ لوگ 1920ء تک قادیان میں رہے اور پھر مستقل لاہور آ گئے۔

مولوی محمد علی لاہوری کا جماعتی پالیسی بیان:

مولوی محمد علی لاہوری لکھتا ہے: گو ظاہری طور پر کوئی اختلاف جماعت میں نہیں ہوا لیکن دو قسم کے اختلافی امور ان ایام میں پیدا ہو گئے تھے جن کے زیادہ قوت پڑنے میں صرف مولوی نور الدین صاحب کی زبردست شخصیت مانع رہی ان میں سے ایک امر خلیفہ اور انجمن کے تعلقات تھے اور دوسرا امر مسلمانوں کی تکفیر کا مسئلہ تھا۔۔۔ مسئلہ نبوت مسیح موعود جو آج کل فریقین کے درمیان اختلاف کا اہم مسئلہ سمجھا جاتا ہے درحقیقت اسی مسئلہ تکفیر سے پیدا ہوا ہے۔ کیونکہ تکفیر بغیر اس کے صحیح نہ ہو سکتی تھی کہ حضرت مرزا صاحب کو منصب نبوت پر کھڑا کیا جائے چنانچہ اسی بنا پر مارچ 1914ء میں جماعت احمدیہ کے دو گروہ ہو گئے، فریق اول یعنی اس فریق کا جو مسلمانوں کی تکفیر کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کے بعد دروازہ نبوت کو کھلا مانتا ہے ہیڈ کوارٹر قادیان رہا اور دوسرے فریق نے اپنا ہیڈ کوارٹر لاہور میں قائم کیا۔

(تحریک احمدیت: حصہ اول، صفحہ 32 از محمد علی لاہوری)

ہم کہتے ہیں یہ محض اُن کی منافقت ہے اگر ان کا اختلاف حقیقی ہے تو لاہوری جماعت والوں کو چاہیے کہ وہ قادیانیوں کو کافر کہیں کیونکہ وہ ایک غیر نبی کو نبی مانتے ہیں اور سلسلہ؟ نبوت جاری مانتے ہیں۔ اسی طرح قادیانیوں کو بھی چاہیے کہ وہ لاہوریوں کو کافر کہیں کیونکہ وہ ایک سچے نبی کی نبوت کے منکر ہیں۔

ان کے جماعتی امراء کا مختصر تعارف ملاحظہ فرمائیں۔

1۔ امیر اول مولوی محمد علی لاہوری: اس کا دورِ امارت 1914ء سے 1951ء تک رہا۔ اس نے پڑھے لکھے جدید طبقہ اور بیرون ملک کام کیا اور جماعت کو منظّم کیا۔ قرآن کریم کی تفسیر انگریزی اور اردو زبان میں لکھی اور ارتدادی سرگرمیوں میں سرگرم رہا۔ اس کی تفسیر کو دیکھ کر کئی مسلمان رہنما بھی اس سے متاثر ہوئے۔ جامعۃ الازہر مصر میں بھی اس نے اپنا اثر و رسوخ پیدا کیا اور حیات مسیح کے

مسئلہ میں ان کے بعض حضرات آج بھی اس سے متاثر ہیں۔
(خلاصہ تحریر: پندرہ روزہ پیغام صلح یکم تا 31 دسمبر 2013ء شمارہ نمبر 23، 24)

2۔امیر دوم مولوی صدر الدین: اس کا دورِ امارت 1951ء تا 1981ء ہے۔مولوی صدر الدین جنوری 1881ء میں پیدا ہوا۔تعلیم کے بعد قادیان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بطور ہیڈ ماسٹر کام کرتا ہے۔خواجہ کمال الدین کے ساتھ مل کر تبلیغی پروگرام، رسالہ اسلامک ریویو، انگریزی ترجمہ قرآن، برلن میں لاہوری جماعت کی عبادت گاہ (بقول ان کے مسجد) وغیرہ سلسلوں میں کام کرتا رہا۔لاہور میں احمدیہ مارکیٹ اور دار السلام کالونی تعمیر کروائی۔

1961ء اور 1962ء میں نائیجیریا لیگوس اور گھانا میں مشن قائم کیے۔1953ء اور 1974ء کی تحریک میں لاہوری گروپ کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف برسر پیکار رہا۔
(خلاصہ تحریر: پندرہ روزہ پیغام صلح یکم تا 31 دسمبر 2013ء شمارہ نمبر 23، 24)

3۔امیر سوم ڈاکٹر سعید احمد خان: اس کا دورِ امارت 1981ء تا 1990ء ہے۔تعلیم کی ابتدا داتا نامی گاؤں کے سکول سے کی۔چوتھی جماعت میں مانسہرہ کے سکول میں داخل ہوا۔پھر قادیان میں زیر تعلیم رہا۔فراغت کے بعد ڈاکٹری کے شعبہ سے وابستہ ہوا۔1981ء میں مولوی صدر الدین کے مرنے کے بعد جماعت کا سربراہ بنا۔ایبٹ آباد میں شمر سکول کے نام سے سالانہ تربیتی کورس کا آغاز کیا جو اب تک ہر سال منعقد ہوتا چلا آرہا ہے۔

اس کے دور امارت میں دار السلام میں گرلز ہاسٹل میں تعمیر ہوئی۔افریقہ کورٹس کیس اور 1984ء کی تحریک میں مسلمانوں کے مقابلے میں کام کرتا رہا۔آخر کار 1996ء میں آنجہانی ہوا۔ (خلاصہ تحریر: پندرہ روزہ پیغام صلح یکم تا 31 دسمبر 2013ء شمارہ نمبر 23، 24)

4۔امیر چہارم: ڈاکٹر اصغر حمید: اس کا دورِ امارت 1996ء تا 2003ء ہے۔امیر مقرر ہونے سے پہلے انجینئرنگ یونیورسٹی کے شعبہ ریاضی کے ڈین رہ چکے تھے۔اس نے اپنے دور امارت میں قرآن مجید کی روسی زبان میں ترجمہ و تفسیر شائع کروا کر تقسیم کی۔مرزا قادیانی کی کتاب کتاب البریہ کا خود انگریزی میں ترجمہ کیا اور لندن جماعت کے ذریعہ شائع کروایا۔مرزا قادیانی کے خود ساختہ نظریہ سفر مسیح (فلسطین سے کشمیر تک) پر انگریزی میں کتاب لکھی۔دار السلام کی جامع مسجد

میں توسیع کی۔ ہر روز درس قرآن کا سلسلہ شروع کر کے تفسیر کی تکمیل کی۔انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور(AAIIL) ویب سائٹ کا آغاز کیا۔2003ء میں آنجہانی ہوا۔

(خلاصہ تحریر: پندرہ روزہ پیغام صلح یکم تا31 دسمبر 2013ء شمارہ نمبر 23،24)

5۔امیر نجم ڈاکٹر پروفیسر عبدالکریم سعید: یہ 2003ء میں امیر بنا۔اس وقت یہ ایوب میڈیکل کالج میں پروفیسر تھے۔امارت کے بعد ملازمت کو خیر باد کہہ دیا۔یہ صاحب تا حال بڑی محنت کے ساتھ ارتدادی سرگرمیوں میں پوری دنیا میں برسر پیکار ہے۔اور جدید تعلیم یافتہ اور سیکولر طبقہ کو زندیق اور مرتد بنانے میں لگا ہوا ہے۔

(خلاصہ تحریر: پندرہ روزہ پیغام صلح یکم تا31 دسمبر 2013ء شمارہ نمبر 23،24)

ان دو پارٹیوں کے علاوہ مرزائیوں کی چند اور پارٹیاں بھی ہیں مگر یہ دونوں پارٹیاں زیادہ مشہور ہیں۔ان دو پارٹیوں کا مباحثہ چار نکات پر راولپنڈی میں ہوا تھا، جو کہ درج ذیل ہے:

1) مرزا غلام احمد قادیانی کی پیش گوئی متعلقہ مصلح موعود کا مصداق کون ہے؟

2) مرزا قادیانی کی جانشین انجمن ہے یا خلیفہ؟

3) مرزا نبی ہے یا مجدد؟

4) مرزا کا منکر کافر ہے یا نہیں؟

یہ مباحثہ بصورت رسالہ مباحث راولپنڈی کے نام سے شائع ہوا، یہ ایک نہایت اہم رسالہ ہے اس میں دونوں پارٹیوں کے دلائل خود مرزا کی تحریرات سے موجود ہیں۔

مرزا بشیر الدین محمود کے بعد سربراہان جماعت:

مرزا بشیر الدین کی وفات کے بعد اس کا بیٹا مرزا ناصر احمد خلیفہ بنا، یہ برابر 1982ء تک خلیفہ رہا۔ بروز بدھ مورخہ 8 اور 9 جون 1982ء کی درمیانی شب ہارٹ اٹیک سے ہلاک ہو کر واصل جہنم ہوا۔اس کی موت کے بعد خلافت کے بارے میں جھگڑا ہوا بعض کی رائے تھی کہ مرزا بشیر الدین کے بیٹے مرزا رفیع احمد کو خلیفہ بنایا جائے جبکہ بعض دوسرے بیٹے مرزا طاہر احمد کے حق میں تھے۔ بہر حال اسی کشمکش میں مرزا رفیع احمد کو اغوا کر لیا گیا اور یوں مرزا طاہر احمد جو مرزا ناصر احمد کا بھائی ہے، خلیفہ بن گیا۔مرزا طاہر 18 اپریل 2003ء کو مرا تو اسے لندن میں دفنا دیا

گیا، اس کے مرنے کے بعد تقریبا ایک ہفتہ قادیانی خلافت کا جھگڑا چلتا رہا۔ آخر کار مرزا مسرور احمد قادیانی سربراہ بن گیا جو کہ علم اور فن خطابت دونوں سے عاری ہے۔ مرزا مسرور احمد مرزا محمود کا نواسہ اور اس کے بھائی مرزا شریف احمد کا پوتا ہے۔

مشق سبق نمبر 20

(1) مرزا قادیانی کب، کہاں، کیسے پیدا ہوا؟

(2) مرزا قادیانی نے کتنے استادوں سے کون کون سی تعلیم حاصل کی؟

(3) مرزا قادیانی کی کون کون سی منکوحات تھیں اور ان سے کتنی اولاد ہوئیں؟

(4) مرزا قادیانی نے کب کب اور کون کون سے دعاوی کیے؟ صرف مشہور دعوے لکھیں۔

(5) مرزا کے بعد کون جانشین بنا اور اب تک کتنے جانشین بن چکے ہیں، نیز دو دھڑے کب ہوئے؟ دونوں کے سربراہان کے نام اور وجہ اختلاف لکھیں۔